باب۔۲۸

قرض اور رہن

قرآن: مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ وَلَهُوَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ۔

کون شخص ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ کے طور پر قرض دے تو وہ اس کو اس کے لیے کئی گنا بڑھاتا رہے اور اس کے لیے بڑی عظمت والا اجر ہے،(الحدید:۱۱)۔

وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ۔

اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض خواہ کے ہاتھ میں کوئی چیز گروی رکھ دو،(البقرۃ:۲۸۳)۔

حدیث: نبی اکرمؐ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے اپنی لوہے کی زرہ کو رہن رکھا اور اس کے بدل میں اس سے غلہ خریدا۔راوی:حضرتہ عائشہؓ۔(صحیح بخاری:۲۲۲۹)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کا مال اس کے ادا کرنے کی نیت سے لیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کو ضائع کرنے (یا نہ لوٹانے) کی نیت سے لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔راوی:ابوہریرہؓ۔(صحیح بخاری:۲۲۳۰)۔

ایک شخص نے جب حضورؐ سے اُس کا قرض لوٹانے کے لیے سختی سے تقاضا کیا تو تمام صحابہ کرامؓ کو اس شخص پر بہت غصہ آیا۔ آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، حق والا ہی اس طرح کی باتیں کرتا ہے۔۔۔ بہر حال طے یہ ہوا کہ اسے اونٹ خرید کر دے دیا جائے۔ مگر اتفاق سے اس وقت کم عمر جانور دستیاب نہ تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر وہی ہوتا ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرے۔راوی:ابوہریرہؓ۔(صحیح بخاری:۲۲۳۳)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تو فرماتے، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جب حضورؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ قرض سے اکثر کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ قرض دار بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔ راوی:حضرتہ عائشہؓ۔(صحیح بخاری:۲۲۴۰)۔

Siddiqui Publications

ارشادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مال دار کا ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۱۴۳، ۲۱۴۴)۔

رسول اکرمؐ کے پاس کوئی جنازہ پہنچتا تو دریافت فرماتے کہ اس پر کوئی قرض تو نہ تھا؟ اُس نے اِس کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا بھی یا نہیں؟ تب نماز پڑھاتے ورنہ کہہ دیتے تم خود پڑھ لو۔۔۔ جب مکہ فتح ہوا تو اس کے بعد سے آپؐ نے اس بارے میں فرمایا کہ اب سے (مرنے والے کا) قرض کا ادا کرنا میرے (یعنی حکومت کے) ذمے ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۱۵۲)۔

اہم فقہی پہلو:

قرض:

(۱) جو چیز قرض دی جائے اس کا مثلی ہونا ضروری ہے، یعنی وہ چیز ناپی جاسکتی ہو، تولی جاسکتی ہو یا پھر گنی جاسکتی ہو، (۲) قیمتی چیزیں جیسے جانور، مکان، اور زمین وغیرہ بہ طور قرض دینا درست نہیں، (۳) واپسی قرض میں اُسی چیز کی مثل ہی دینی ہوگی، نہ اس سے بہتر ہو نہ کم تر، (۴) ادائے قرض میں چیز کے مہنگے سستے ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، مثلاً دس سیر گیہوں قرض لیا گیا تھا، اس وقت اس کی قیمت دس روپیہ سیر تھی، اور کچھ عرصے بعد جب ادا کیا جانے لگا تو اس وقت اس کی قیمت بڑھ کر گیارہ روپے فی سیر ہوگئی تو اس کی قیمت کا لحاظ نہیں کیا جائے گا بلکہ وزن کے حساب سے قرض لوٹایا جائے گا، (۵) قرض دیا گیا اور یہ شرط ٹھہر گئی کہ واپسی کے وقت اس سے زیادہ دینا ہوگا تو یہ سود ہے جو قطعی حرام ہے۔

رہن:

(۱) کوئی شخص کسی سے کچھ رقم قرض لینا چاہے اور اس کے بدلے میں قرض کی واپسی تک اپنی کوئی قیمتی چیز اس کے پاس بہ طور اعتماد رکھوا دے تو ایسا معاملہ رہن رکھنا کہلاتا ہے، (۲) رہن ایجاب و قبول سے اور رہن پر قبضہ دینے سے منعقد ہوتا ہے، جیسے گھر رہن رکھا جائے تو اس کا بلاشرکت قبضہ دینا ضروری ہے، (۳) مشترک چیز رہن نہیں رکھی جاسکتی، (۴) قرض واپس لوٹائے جانے پر راہن کو رہن شدہ چیز واپس کرنا ضروری ہے، (۵) اگر قرض معاہدے کے مطابق لوٹایا نہ جاسکے تو پھر راہن، مقروض کی رضامندی سے، رہن شدہ چیز کو بیچ کر اپنی رقم وصول کرسکتا ہے، لیکن قیمت زیادہ ملے تو اپنا قرض وصول کرنے کے بعد، اضافہ رقم اسے مقروض کو واپس کرنی ہوگی۔